

"ن" کا گزنا ہی ہے۔ اس صورت میں "فاء" کا ترجمہ "تو، کہ، یا پس" سے کرنا بہتر ہے۔ چنانچہ بعض مترجمین نے اس (فتکونا) کا ترجمہ "پس / تو / کہ تم ہو جاؤ گے" سے بھی کیا ہے [من الظالمین] [من] (جار) اور "الظالمین" (مجبور) مل کر کان ناقصہ (جو بصیغہ شکوہ آیا ہے) کی خبر یا قائم مقام خبر ہے کیونکہ اصل خبر تو "محسوبین" (دشمن) گئے ہو گئے، کی قسم کا کوئی اُم بنتا ہے۔ جو یہاں محذوف ہے۔ اور "من" بلحاظ معنی یہاں بیانیہ بھی ہو سکتا ہے یعنی "از قسم الظالمین" ہو جاؤ گے اور "من" تبغیض کے لیے بھی ممکن ہے یعنی "فتکونا الظالمین من الظالمین" (ظالموں میں سے دو ظالم یعنی ظالموں کا ایک حصہ بنے

© rasailojaraid.com

۲: ۲۵: ۳ الرسم

آیت زیر مطالعہ کے قریباً تمام کلمات کا رسم الاٹائی اور رسم عثمانی یکساں ہے صرف دو کلمات "یادم" اور "الظالمین" کی قرآنی (عثمانی) اطاء عام اطاء سے مختلف ہے جس کی تفصیل یوں ہے:

(۱) "یا آدم" (یہ اس کا رسم الاٹائی یا رسم معتاد ہے) قرآن کریم میں ہر جگہ "یا" ندا کے الف کے حذف کے ساتھ بصورت (ی) اور پھر اس (ی) کو "آدم" کے الف کے ساتھ ملا کر لکھا جاتا ہے یعنی بصورت "یادم"۔ اور خود کلمہ "آدم" کا ابتدائی حمزہ بھی حذف کر کے لکھا جاتا ہے۔ یہ لفظ دراصل "آ آدم" تھا (آ کو ہی عا، آ، ا وغیرہ کی شکل میں لکھتے ہیں) اب اسے "آدم" ہی لکھا جاتا ہے۔ پھر "یا" کے بعد والے الف محذوفہ اور "آدم" کے ابتدائی حمزہ محذوفہ کو بذریعہ ضبط ظاہر کرنے کے کئی طریقے رائج ہیں جیسا کہ آپ "الضبط کے نمونوں

© rasailojaraid.com